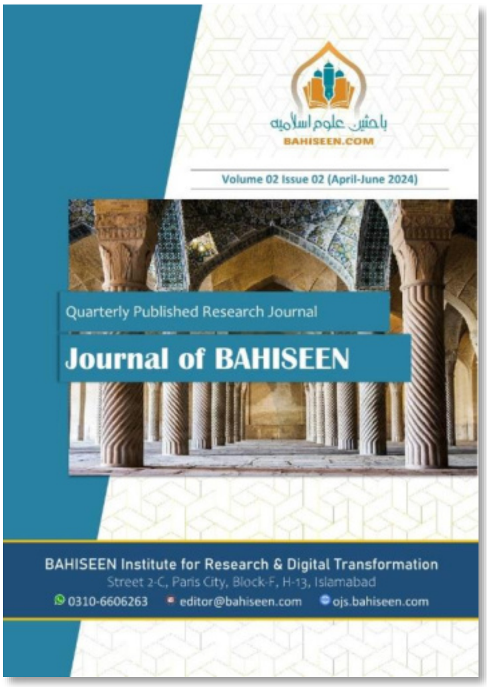

Title
Journal of BAHISEEN
Issue
Volume 02, Issue 02
April-June 2024
ISSN
ISSN (Online): 2959-4758
ISSN (Print): 2959-474X
Frequency
Quarterly
Copyright ©
Year: 2024
Type: CC-BY-NC
Availability
Open Access
Website
ojs.bahiseen.com
Email
editor@bahiseen.com
Contact
+923106606263
Publisher
BAHISEEN Institute for Research & Digital Transformation, Islamabad

مخزن المرجان فی خلاصۃ القرآن از مولانا احمد علی لاہوریؒ اور خلاصہ مفہوم قرآن مجید (شعبہ دینی تعلیمات آرمی ایجوکیشن کور ڈائریکٹریٹ) کے منہج کا تجزیاتی مطالعہ

Makhzan al-Murjan fi Khulasat al-Qur'an by Maulana Ahmad Ali Lahori and Analytical Study of the Minhaj of the Department of Religious Education, Army Education Corps Directorate, and the Summary Meaning of the Holy Qur'an

Atallah
Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies, AIOU Islamabad
ataullahalvi313@gmail.com

Abstract:
Maulana Ahmed Ali Lahori is a famous religious scholar and exegete of Pakistan. He received education and training from Maulana Ubaidullah Sindhi and mastered the knowledge of tafsir. Maulana Lahori was brought up by Ubaidullah Sindhi, who used to teach Quran in Delhi. During Talkhees, his style was very smooth, common sense and easy. He started teaching Quran in 1917 and he died in prostration in 1962 during the Isha prayer. There are people who are getting the blessing of serving the Holy Quran through the summary of the Quran
Abstract meaning Quran Majeed is a book prepared by Pakistan Army, in which the main subjects of Quran Majeed are divided into 27 sections and explained in a short way, it is clear from the study of this book. It is true that in Pakistan, the hard work of the scholars for the understanding of the Qur'an is included. So that there is encouragement and education and training for those who are performing their duties for the defense of the homeland. Of course, this is a good effort by the army officers.

Keywords: Summary Meaning of the Holy Qur'an , Analytical Study

مولانا احمد علی لاہوریؒ کا تعارف

آپؒ اپنے وقت کے عظیم مفسر، قرآن مجید کے خادم اور انجمن خدام الدین لاہور شیر انوالہ گیٹ کے روح رواں، مدرسہ قاسم العلوم لاہور کے بانی، تحریک خلافت کے سرگرم رکن اور امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ کی ولادت دور مضان المبارک 1304ھ بمطابق 1886 کو جمعہ کے دن جلال نامی گاؤں، ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ والد شیخ حبیب اللہ خود اسلام لائے تھے۔(1)

تعلیم وتربیت

آپؒ نے تعلیم وتربیت مولانا عبید اللہ سندھیؒ ہی کے زیر سایہ ونگرانی حاصل کی۔ خاص طور پر فن تفسیر میں مہارت انہی سے حاصل کی اور حدیث کی کتب حضرت شیخ الہندؒ سے پڑھیں۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے خاص شاگرد تھے۔ 1915ء میں مولانا سندھیؒ المتوفی 1363ھ حضرت شیخ الہندؒ کے حکم سے کابل چلے گئے تو مولانا سندھی کے مدرسہ نظارۃ المعارف اسلامیہ کے سربراہ مولانا لاہوریؒ بنے۔ 1920ء کو آپ نے استاد کے طرز پر درس شروع کیا، جو بہت مقبول ہوا۔ آپ کے درس میں مولانا سندھیؒ کا رنگ غالب ہوتا تھا۔ آپ نے مولانا سندھی سے تفسیر کے جو رموز اور نکات سیکھے تھے، وہ آپ نے سولہ کاپیوں میں درج کیے ہوئے تھے۔ آپ کے درس میں انقلابی رنگ غالب رہتا تھا(2)۔ آپؒ نے منازل سلوک حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ (پاکستان کے مشہور اولیاء اللہ میں سے ہیں) کی خدمت میں رہ کر طے کیں(3)۔

درس قرآن

مولانا لاہوریؒ کی پرورش امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی کے ہاں ہوئی تھی، اس لیے آپ کو مولانا سندھی کا روحانی جانشین کہا جاتا ہے۔ مولانا سندھی دھلی میں ہی قرآن مجید کے دورس دیا کرتے تھے۔ سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں:

"مولانا کی تعلیم وتربیت انہی (مولانا سندھی) کے زیر نگرانی ہوئی اور انھوں نے اس تعلق کا حق ادا کر دیا۔ مولانا کی ہجرت کے بعد انہی نے ان کے کام کو سنبھالا اور دہلی میں ان کے درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب انگریزی حکومت نے انھیں دہلی سے جلاوطن کر کے لاہور پہنچایا تو آپ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر درس قرآن کا آغاز کیا اور رفتہ رفتہ آپ شیر انوالہ دووازہ اس مسجد میں منتقل ہو گئے جو لائن والی مسجد یا سبحان خان کی مسجد کے نام سے مشہور ہے"(4)۔

طریقہ تدریس

"آپ قرآن مجید کے ایک رکوع کو تلاوت کرنے کے بعد اس کا سلیس ترجمہ کرتے پھر نزول آیات کے ماحول کے پیش نظر سابقہ مفسرین کی تشریح اور توضیح کی روشنی میں بیان کرتے۔ بعد ازاں "الاعتبار والتاویل" کے طور پر آیات کی زمانہ حاضرہ کے حالات پر تطبیق فرماتے تھے۔ نصوص قرآنی سے معانی کے استخراج، مطالب و مفاہیم کے استنباط اور پھر عصر حاضر کے ساتھ ان کی تطبیق کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا"([5])۔

"آپ نے 1922 کو انجمن خدام الدین اور 1924 کو مدرسہ قاسم العلوم قائم کیا([6])۔ آپ کو اﷲ تعالیٰ نے فن تفسیر میں زبردست ملکہ دیا تھا، چنانچہ آپ سے فن تفسیر حاصل کرنے کے لیے دور دراز سے فارغ التحصیل طلبہ حاضر ہوتے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر واپس جاتے۔ آپ نے سندھی زبان میں قرآن کا ترجمہ بھی کیا اور حواشی بھی لکھے۔ 1947 میں اردو میں مترجم قرآن مجید شائع کیا جس میں ترجمہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر دہلوی کا ترجمہ ہے"([7])۔

مولانا لاہوریؒ کے درس کی خصوصیات

آپؒ کے درس قرآن کی خصوصیات درج ذیل ہوتی تھیں۔ آپ نے مولانا سندھیؒ کے مدرسہ نظارۃ المعارف کا پروگرام قیام پاکستان 1947ء کے بعد بھی چلایا۔ اس کے تین مقاصد تھے۔

1۔ درس قرآن و حدیث

2۔ شاہ ولی اللہؒ کی تعلیمات کی نشر و اشاعت

3۔ برطانوی استعمار کی مخالفت اور آزادی پسند گروپوں سے تعاون

آپ اپنے درس قرآن میں فلسفہ ولی اللہی کو تشریح قرآن میں اسطرح سمو دیتے کہ ایک دنیاوی تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ اسے اچھی طرح اخذ کر سکتا تھا۔ یہی وہ طرز تھا جسے بقول مولانا سندھیؒ، حضرت شیخ الہندؒ نے تدریس حدیث میں بھی اختیار فرما رکھا تھا([8])۔

آپ نے درس قرآن کی ابتداء 1917 سے کر دی تھی اور آخر دم تک اسے نبھایا([9])۔ آپ کا انتقال 18 رمضان المبارک 1381ھ بمطابق 23 فروری 1962 کو نماز عشاء میں بحالت سجدہ ہوا۔ لاہور میں مدفون ہیں([10])۔

مولانا احمد علی لاہوری علماء کرام کی نظر میں

سید ابوالحسن علی ندویؒ کی رائے: فرماتے ہیں: اگر مولانا احمد علیؒ سے میری ملاقات نہ ہوتی تو میری زندگی اچھی یا بری بہر حال موجودہ زندگی سے بہت مختلف ہوتی([11])۔

مخزن المرجان فی خلاصۃ القرآن کا تعارف و اسلوب

"مخزن المرجان فی خلاصۃ القرآن" کے نام سے مرتب کتاب امام الاولیاء حضرت مولانا محمد علی لاہوریؒ کے افادات ہیں جنہیں مولانا عبدالقیوم قاسمی([12])نے مرتب کیا ہے۔اسی کتاب کے ساتھ دوسرے حصے میں مولانا اصغر حسینؒ کے افادات بھی معلق کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ بھی فاضل مرتب نے لکھا ہے۔ جس میں قرآن مجید کے مختلف کلامی مسائل کو مدلل انداز میں بیان کیا ہے اور مقدمہ کے بعد امام الاولیا مولانا لاہوریؒ کے تفسیری افادات بیان کیے گئے ہیں۔کتاب کو "اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاون کراچی "نے شائع کیا ہے۔یہ کتاب پ500 صفحات پر مشتمل ہے جس میں رکوعات کا خلاصہ انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

خصوصیات کتاب

کتاب میں اسلوب ترتیب جسے ابتداء سے منتخب کیا، اسے آخر تک اپنایا ہے۔مولانا لاہوریؒ نے قران مجید کے ہر رکوع کی تلخیص صرف چند الفاظ میں بیان کرکے ساتھ ہی آیات کی نشاندہی بھی کردی ہے۔امام لاہوریؒ کا طرز تفسیر اس وقت پاکستان کے علماء کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ نہایت مختصر الفاظ میں طویل مباحث کو بیان کردیا کرتے تھے۔ آپ کے الفاظ میں اس قدر جامعیت ہوتی کہ الفاظ سننے والے کے دل میں اترتے چلے جاتے اور وہ قرآن کے مفاہیم سمجھتا چلا جاتا۔

خلاصہ سورت

مولانا لاہوریؒ کا طرز تفسیر جو کتاب سے معلوم ہوا وہ یہ تھا کہ آپ آیات قرآنی یا رکوعات قرآنی کا صرف خلاصہ ہی بیان فرماتے تھے۔پورے خلاصہ میں روایتی مصنفین کی طرح کسی جگہ سورتوں کا تعارف نہیں کرایا گیا۔نہ تو ان کی آیات کی تعداد کی نشاندہی کرائی گئی نہ ان کے رکوعات کی تعداد کے متعلق بتایا گیا ہے۔البتہ سورتوں کی ابتداء میں مکی مدنی ہونا درج کیا گیا ہے اور پھر آیات یا رکوعات کے خلاصہ جات بیان کیے گئے ہیں۔آپ کے افادات کو جن شاگردوں نے مرتب کیا، انھوں نے انتہائی اختصار کے ساتھ کام لیتے ہوئے جمع کیا۔سورۃ الفاتحہ کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: سورۃ الفاتحہ مکیہ: خلاصہ: یہ سورت پورے

قرآن مجید کے مضامین کا اجمالی نقشہ ہے۔ مآخذ: توحید (آیت 1، 2)، قیامت (آیت 3)، رسالت وغیرہ (آیت 6)، برگزیدگان (آیت 6)، مردودین (7) ([13])۔

سورتوں کے مابین ربط

مولانا احمد علی لاہوریؒ کے طرز تفسیر میں سے یہ تھا کہ آپ ہر سورت کا مابعد سے ربط بھی بیان کرتے تھے۔ سورت الاعراف کے شروع میں ربط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "سورۃ البقرۃ میں یہود کو دعوت الی الکتاب دی گئی تھی، سورۃ آل عمران میں نصاریٰ کو دعوت الی التوحید دی گئی تھی، سورۃ النساء میں اصلاح عرب پیش نظر تھی، سورۃ الانعام میں اصلاح مجوس مقصود تھی، سورۃ الاعراف میں بقیہ اقوام عالم کو دعوت الی القرآن دی جاتی ہے" ([14])

خلاصہ رکوعات

فاضل مصنف نے کتاب سے فنی مباحث کو دور رکھا ہے۔ نہ تو اس کی آیات کے ساتھ تراجم کو یکجا کیا گیا ہے نہ ہی اسلاف کی کتب تفاسیر کو درج کیا گیا ہے، تاہم کتاب میں آیات یا رکوعات کے خلاصہ جات نہایت اختصار کے ساتھ درج کیے ہیں جو مصنف کی قرآن فہمی اور علمی دسترس کا واضح اور منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ نے کتاب میں پاروں کی نشاندہی کے علاوہ کسی جگہ کوئی عنوان قائم نہیں کیا، سوائے خلاصہ رکوع کے۔ اس عنوان کے تحت آپؒ نے رکوعات کا خلاصہ ایک یا دو سطر میں تحریر کیا ہے۔ سورۃ الحج کے خلاصہ میں لکھتے ہیں: خلاصہ رکوع 7: جب انبیاء نے حق کی آواز اٹھائی تو شیطان نے ان کے مقابلہ میں ہتھیار سنبھالے (مآخذ آیت 52)۔ خلاصہ رکوع 8: تعلق باللہ درست کرنے کے لیے ضرورت کے وقت وطن دیار کو خیر آباد کہیں گے، ان کی ضروریات کا کفیل اللہ ہوگا۔ (مآخذ آیت 58) ([15])۔

خلاصہ مفہوم قرآن مجید (شعبہ دینی تعلیمات آرمی ایجوکیشن کورڈائریکٹریٹ)

خلاصہ مفہوم قرآن مجید کی اشاعت کے دو بنیادی اسباب شروع میں درج کیے گئے ہیں جو کتاب کی اشاعت کا باعث بنے۔

1۔ دفاع کے متعلق قرآنی راہنمائی

کتاب کو شعبہ دینی تعلیمات آرمی ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ، جنرل ہیڈ کوارٹرز نے شائع کیا ہے جسے پاک افواج کے شہیدوں اور غازیوں کے نام منسوب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا پیش لفظ چیف آف آرمی سٹاف جنرل ٹکا خان کی جانب سے لکھا گیا ہے۔ جس میں انھوں نے اس کتاب کے سبب تالیف کے متعلق لکھا: " قرآن مجید کے مطالعہ اور حضور ﷺ کی حیات طیبہ سے صاف ظاہر ہے کہ دفاع جیسے اہم شعبہ کے متعلق بھی ہماری پوری راہنمائی فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم سے واقفیت حاصل

کرنے کے لیے تلاوت یقیناً پہلا مرحلہ ہے لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن پاک کا مفہوم اور ترجمہ اپنی زبان میں بھی پڑھ لیا جائے اس مقصد کے تحت پاکستان آرمی کے شعبہ دینی تعلیمات نے قرآن مجید کے مفہوم کا مختصر خاکہ کتاب کی شکل میں تیار کیا ہے "([16])

2۔پاک آرمی کے نوجوانوں کی راہنمائی

کتاب کی ابتداء میں ہی اسباب تالیف میں سے ایک سبب یہ لکھا گیا ہے : " چونکہ عمل کرنے کے لیے قرآن پاک کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ اس لیے قرآن مجید کے مفہوم کا مختصر خاکہ ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ فوج کا ہر فرد اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر قرآنی آیات کے خلاصہ اور مفہوم کا مطالعہ کرلے تاکہ روز مرہ کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کے احکامات سے واقفیت حاصل کر سکے "([17])۔

"خلاصہ مفہوم قرآن مجید" کا اسلوب

یہ کتاب اردو زبان میں مرتب کی گئی ہے، جو پاکستان آرمی کے نوجوانوں میں قرآن فہمی کا شعور بیدار کرنے کی حوصلہ افزاء کاوش ہے۔ یہ کتاب 180 صفحات پر مشتمل ہے جس میں ہر سورت کے ہر ہر رکوع کی تعلیمات کا خلاصہ مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا ہے

خصوصیات کتاب

اس کتاب کی اہم خاصیت یہ ہے کہ اس کی ابتداء میں تین فہرستہا مرتب کی گئی ہیں۔ پہلی فہرست میں قرآنی مضامین کو حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق درج کیا گیا ہے۔ اس فہرست کی وجہ سے قرآن مجید کے اہم نوعیت کے عنوانات کو جاننا انتہائی سہل اور آسان ہو چکا ہے۔ اس فہرست میں درج ذیل پانچ امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔

1۔ مضمون 2۔ صفحہ 3۔ پیرا

4۔ پارہ 5۔ رکوع

کتاب میں لفظ "الف" کے ضمن میں 53 عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح دیگر حروف کے ضمن میں چیدہ چیدہ عنوانات لگا کر کتاب سے استفادہ کو نہایت سہل اور آسان کر دیا گیا ہے([18])۔

خلاصہ مفہوم قرآن کی دوسری فہرست میں آغاز سورۃ کے عنوان کے تحت دو امور درج کیے گئے ہیں۔

1۔ سورۃ کا نام 2۔ کتاب کا صفحہ نمبر([19])۔

کتاب کے اس اسلوب ترتیب سے سورت کے اعتبار سے استفادہ نہایت آسان ہو چکا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی خاص سورت کے متعلق پیغام خداوندی کو پڑھنا چاہتا ہو، باآسانی فہرست کھول کر سورت تک پہنچ سکتا ہے اور اس سورت کے مرکزی مضمون کے متعلق معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں تیسری فہرست میں "آغاز پارہ" کا عنوان قائم کیا گیا ہے جس کے تحت صرف دو چیزیں درج کی ہیں۔ 1۔ پارہ نمبر 2۔ صفحہ نمبر۔

اگر کوئی شخص کسی خاص پارہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ باآسانی اس تک پہنچ سکتا ہے([20])۔

اسلوب ترتیب

اس کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی ابتداء سے مصنفین نے جس طرز کو اختیار کیا، آخر تک اسی طریقہ کار کے مطابق کتاب کو مکمل کیا۔ کتاب کو چھوٹی چھوٹی ستائیس منازل میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر منزل اتنے حصے پر مشتمل ہے جو عام طور پر تراویح میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس کتاب کی ابتداء میں اہم مضامین کی فہرست بھی دی گئی ہے تاکہ مطلوبہ مضامین کو آسانی سے تلاش کیا جا سکے۔ اس میں مزید آسانی پیدا کرنے کے لیے یہ فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔ فاضل مصنفین نے حروف تہجی کی اس ترتیب میں پانچ چیزوں کا التزام کیا ہے۔

1۔ مضمون۔ 2۔ صفحہ نمبر۔

3۔ پیرا۔ 4۔ پارہ۔ 5۔ رکوع۔

پس اگر کوئی شخص اس کتاب سے استفادہ کا متمنی ہو تو وہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کے تلاوت کیے جانے والے حصے کا خلاصہ پڑھ سکتا ہے اور سننے والے کو آیات قرآنی کا مفہوم آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ نیز وقت کی کمی کے باعث اگر کسی تفسیر یا مستند ترجمہ سے استفادہ کا موقع نہ ہو تو کتاب کے متعلقہ حصے کو پڑھ کر مختصر طور پر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ زیر تلاوت قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ کے ارشادات کیا ہیں۔ کتاب میں عام روایتی مصنفین اور خلاصہ جات مرتب کرنے والوں سے ہٹ کر کتاب کے لیے درج ذیل امور کا التزام کیا ہے۔

خلاصہ سورت

پوری کتاب میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ باقی مصنفین کے طرز سے ہٹ کر سورت کا تعارف مثلاً نام کی وجہ تسمیہ، مکی مدنی، تعداد آیات، ترتیب تلاوت، ترتیب نزولی، تعداد رکوعات، تعداد الفاظ اور تعداد حروف جیسی مباحث میں الجھنے کے بجائے کتاب کے مرکزی مقصد کو مختصر الفاظ میں بیان کیا گیا ہے بلکہ بعض مواقع پر قرآن مجید کی آیات کا ترجمہ لکھنے پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے([21])۔

خلاصہ مضامین رکوعات

کتاب کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں رکوعات کے اعتبار سے خلاصہ مرتب کیا ہے۔ ہر رکوع کا خلاصہ صرف چند سطروں میں قلمبند کیا گیا ہے بلکہ بعض اوقات متعدد رکوعات کو یکجا کر کے چند سطروں کا خلاصہ بھی مرتب کیا گیا ہے اور یوں سورت کے خلاصہ جات کی تعداد اس سورت کے رکوعات کے برابر نہ ہے البتہ ہر صفحے پر رکوع نمبر آویزاں کیا گیا ہے جو قاری کے لیے مزید آسانی کا موجب ہے۔

اسلاف کی تفسیروں سے استفادہ

"خلاصہ مفہوم قرآن" کا مطالعہ کرنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس کتاب میں جو انداز اختیار کیا گیا ہے، وہ نہایت سہل ہے۔ کتاب میں لفظی تصنع کے بجائے آسان الفاظ میں مفہوم سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب اسلافِ امت کے افکار و نظریات کا حسین مجموعہ ہے، اگرچہ اسلاف کی کتب تفاسیر کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ شاید اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ کتاب کو تراویح میں پڑھے جانے والے قرآن کے متعلق آگاہی کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔ اس لیے حوالہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ واضح رہے کہ "خلاصہ مفہوم قرآن" ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ﴾ ([22]) کی عملی تفسیر نظر آتا ہے، جس کے تحت قرآن میں بیان کیے جانے والے مفاہیم اور معانی قاری کے دل میں نقش کرتے چلے جاتے ہیں۔

خلاصہ القرآن کے مشترک نکات وافادیت

قرآن تو کتاب انقلاب ہے، جو انسان کو ایک نئے سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔ قرآنی تبدیلی کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ ہیں۔ وہ اسلام سے پہلے اسلامی تعلیمات سے روشناس نہ تھے مگر جب قرآن مجید کا نزول ہوا تو اس کے بعد ایسے ہدایت یافتہ ہوگئے کہ جن پر انسانیت آج تک فخر کرتی ہے۔ عرب کے دیہاتی صحرا نشینوں کے بارے میں کون سوچ سکتا تھا کہ ان کی تقدیر

بدلے گی۔ مگر قرآن نے صرف 23 سالوں میں ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور انھیں زمین کی پستیوں سے آسمان کی بلندیوں تک پہنچادیا۔ مختصر سے عرصہ میں عرب کے وہی بدوں روم اور فارس جیسی سلطنتوں کے وارث بن گئے۔

خلاصہ قرآن کے اثرات اور ان کی نوعیت

بنیادی طور پر خلاصۃ القرآن کے عنوانات سے لکھی جانے والی کتب مختلف مصنفین کے وہ مجموعے ہیں جنہیں دروس قرآن کی مجالس کے بعد جمع کیا گیا یا رمضان میں تراویح کے بعد "خلاصہ القرآن" کے نام سے جو درس دیے جاتے ہیں۔ اگر ان کتب کے اثرات کا جائزہ لیا جائے کہ آیا اردو زبان میں لکھے جانے والے خلاصہ جات مسلمان کے دل میں قرآن فہمی کا شعور بیدار کرنے میں کردار ادا کر رہے ہیں؟

کیا ان خلاصہ جات سے اہل ایمان کے دل قرآنی نور سے منور ہو رہے ہیں؟ تجزیاتی مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پاکستان میں مذکورہ بالا خلاصہ جات کی شکل میں قرآن فہمی کے لیے کی جانے والی کوششیں نہایت قابل قدر اور حوصلہ افزاء ہیں۔ ان کوششوں کے پیچھے علمائے کرام کی محنت اور جہدِ مسلسل ہے جو سالہا سال سے اپنی بساط کے مطابق قرآن مجید کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ قرآن مجید کے دوروس کے حلقہ جات لگا کر سامعین کو قرآن مجید کی تعلیمات سے بہرہ ور کرتے ہیں اور جو لوگ ان کے دروس میں براہ راست شامل نہیں ہو سکتے، ان کے لیے کتابیں مرتب کر کے امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جن شخصیات کے دروس اور کتب میں قرآن مجید کے جن پہلوؤں کو زیادہ اجاگر کیا جاتا ہے، ان کے واضح اثرات ان کے شاگردوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی قوت تاثیر کو اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾([23])

(اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں)۔

مفسر قرطبیؒ اس آیت کی شرح میں لکھتے ہیں: "اگر پہاڑوں کو عقل دی جاتی اور پھر اس قرآن کے ذریعے ان سے خطاب کیا جاتا تو پہاڑ قرآنی مواعظ کے سامنے جھک جاتے اور اپنی سختی و مضبوطی کے باوجود انہیں ہم خوفِ خدا سے پھٹا ہوا دیکھتے۔"([24])۔

مذکورہ بالا آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنی قوتِ تاثیر کیوجہ سے ہر طبقہ فکر پر گہرے نقوش اور اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ کتاب ہدایت انسان کو جسمانی اور امراض کے ساتھ روحانی امراض مثلاً بغض، حسد، کینہ، غیبت، فحاشی و عریانی، بخل، جھوٹ، قانون شکنی اور بے انصافی سے بچاتی ہے۔ قرآن مجید کی قوت تاثیر ملاحظہ ہو:

حضرت جبیر بن مطعمؓ نے قرآن مجید کی آیت مغرب کی نماز میں سنیں:"اَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الخَالِقُونَ، أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بَلْ لاَ يُوقِنُونَ، أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ المُسَيْطِرُونَ"تو کہنے لگے: كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ: قریب تھا کہ میرا دل نکل جاتا(25)۔

قرآنی تاثیر کی اصل حقیقت

قرآن مجید کی تاثیر اور حقیقی قدروقیمت اس کے معانی میں پوشیدہ ہے۔ قرآن مجید پڑھنے والا اپنے اندر تبدیلی اس وقت محسوس کرتا ہے، جب وہ قرآن کے معانی کو سمجھ رہا ہو۔ معانی قرآن ہی انسان کے دل میں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں اور یوں انسان اللہ تعالیٰ کی بندگی اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر کامل یقین رکھتا ہوا زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں علمائے کرام خلاصہ جات کے ذریعے اسی محنت کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا مقصد قرآن مجید کو عامۃ الناس کے لیے آسان بنانا ہے تاکہ عربی زبان سے ناواقف لوگ قرآن کا مطالعہ آسانی سے کر سکیں۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں انہی علمائے کرام کی اس محنت اور کوشش کو سراہنے کے بجائے بعض اوقات انھیں ہدف تنقید بنایا جاتا ہے۔ مختلف نام نہاد دانشور علماء کی سال ہا سال کی محنت کو ایک لفظ میں مہمل اور بیکار قرار دے کر اپنی دانشوری کا سکہ چلا بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ یہ سماج کی جانب سے بدترین زیادتی ہے جس کا شکار مذہبی طبقہ کا ہر فرد ہے۔ اس کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں مختلف مکاتب فکر کے علماء قرآن خدمت اپنے اپنے انداز سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر فرد کا انداز بیان دوسرے سے مختلف ہے البتہ یہ بات واضح رہے کہ معاشرے کی اصلاح کے لیے صرف چند افراد کو کوشش کافی نہیں بلکہ ہر فرد کو ایسے کاموں کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جن سے قرآنی تعلیمات کے دیرپا اثرات معاشرے میں ہر سطح پر نظر آئیں۔ ایسا اس وقت ہی ممکن ہے جب قرآن مجید ہماری صرف رمضان میں معمول بھانہ ہو، بلکہ قرآنی تعلیمات کے اثرات سال کے تمام مہینوں میں اپنی خوشبو بکھیرتے ہوئے نظر آئیں۔

قرآن مجید کے انسانی زندگی پر اثرات

قرآن مجید انسان پر جو اثرات مرتب کرتا ہے، اس کا آغاز دل میں قرآنی نور کے داخل ہونے سے ہوتا ہے اور اچھے عمل پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ قرآن مجید سے انسان کے اندر کا انسان بیدار ہو جاتا ہے۔ جس سے انسان گناہوں، غفلتوں اور خواہش کی پیروی

سے جنم لینے والی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ اس کی ایمانی کیفیت روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے اور دل کے تمام احساسات میں روشنی اور زندگی کا احساس ہوتا ہے۔یوں قرآن سمجھنے سے آدمی حقیقی قرآنی زندگی سے متعارف ہو جاتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے:

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ([26])

(کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا، پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہو اور کسی طرح ان سے نہ نکلتا ہو؟)

نتائج بحث

کتاب کے تعارف میں جو ممکنہ نتائج ذہن میں آئے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ❖ مولانا احمد علی لاہوریؒ پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انھوں نے پہلی مرتبہ قرآن فہمی کے لیے "خلاصۃ القرآن" کی بنیاد ڈالی اور آپ کا بویا ہوا بیج اس وقت ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ آپ کے شاگرد، تلامذہ اور تربیت یافتہ پورے عالم اسلام کی مساجد میں "خلاصۃ القرآن" یا "درس قرآن" کی صورت میں قرآن کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔
- ❖ مولانا لاہوریؒ نے "خلاصۃ القرآن" کے لفظ کا خیال رکھتے ہوئے کسی اور بحث سے تعرض نہیں کیا۔ صرف رکوعات کا خلاصہ نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ ذکر کرکے کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جو آپ کے علمی ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قرآنی سورتوں کا ماقبل سے ربط بیان کرکے خلاصہ کو چار چاند لگا دیے ہیں۔
- ❖ آپ کا اسلوب تحریر نہایت سادہ، دلنشین اور سلیس ہے۔ آپ کی تحریرات کی عام فہم زبان کے باعث ہر فرد استفادہ کرکے اپنے اندر قرآن فہمی کا شعور بیدار کر سکتا ہے۔ کتاب مناظرانہ موشگافیوں اور فنی پیچیدگیوں سے خالی ہے۔ عام روایتی مصنفین کی طرح اس میں جملہ منطقی مباحث سے اجتناب کیا گیا ہے۔
- ❖ "خلاصہ مفہوم قرآن" پاک آرمی کے نوجوانوں میں قرآن فہمی کا شعور بیدار کرنے کی لائق تحسین کاوش ہے۔
- ❖ کتاب کا اسلوب نہایت سادہ، دلنشین اور سلیس ہے۔ کتاب لفظی تصنع سے پاک ہے۔
- ❖ کتاب فنی پیچیدگیوں اور مسلکی منافرت سے پاک ہے۔ جسے قرآن سے استفادہ کی حوصلہ افزاء کوشش کہا جا سکتا ہے۔

❖ خلاصہ مفہوم قرآن دیگر مصنفین کی تلخیصات کی طرح عصر حاضر میں قرآن فہمی کے لیے ایک مقبول کتاب ہے، اللہ تعالیٰ اس کے مصنفین کی مساعی جمیلہ کو قبول کرتے ہوئے اس کتاب کو قرآن فہمی کا ذریعہ بنائے، مصنف کو شایان شان اجر وثواب عطا فرمائے۔

❖ کتاب میں بے فائدہ اسرائیلی قصص اور حکایات ولطاف سے اجتناب کرتے ہوئے قرآنی آیات کے سلیس ترجمے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

❖ "خلاصہ مفہوم قرآن" میں عقائد کے مسائل اور جہاد کی فرضیت وترغیب کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ پاک آرمی کے نوجوانوں کی جانب سے وطن کے دفاع میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں "خلاصہ مفہوم قرآن" کے کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

حوالہ جات

[1] ۔ قاسمی، مولانا نظام الدین، . **تذکرہ اکابر**، ناشر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، نندوربار، مہاراشٹر، ایڈیشن 2012 ص146۔

[2] ۔ مولانا سندھیؒ کے افکار وخیالات، ص 133

[3] ۔ قاسمی، مولانا نظام الدین، . **تذکرہ اکابر**، ناشر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، نندوربار، مہاراشٹر، ایڈیشن 2012 ص147۔

[4] ۔ ندویؒ، مولانا ابوالحسن علی، **پرانے چراغ**، مکتبۃ الشباب العلمیہ لکھنو، طبع 2010، جلد 1، ص 141

[5] ۔ خدام الدین لاہور، یکم مئی 1970، ص 13

[6] ۔ ندویؒ، مولانا ابوالحسن علی، **پرانے چراغ**، مکتبۃ الشباب العلمیہ لکھنو، طبع 2010، جلد 1، ص 135

[7] ۔ قاسمی، مولانا نظام الدین، . **تذکرہ اکابر**، ناشر جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، نندوربار، مہاراشٹر، ایڈیشن 2012 ص146۔

[8] ۔ عبدالرشید ارشد، **بیس بڑے مسلمان**، ص 663

[9] ۔ ندویؒ، مولانا ابوالحسن علی، **پرانے چراغ**، مکتبۃ الشباب العلمیہ لکھنو، طبع 2010، جلد 1، ص 138

[10] ۔ ایضا، ص 134

[11] ۔ ایضاً، جلد 1، ص 117

[12] ۔ مولانا عبدالقیوم قاسمی کراچی کے معروف ادارہ مدرسہ معارف اسلامیہ سعید آباد کے مدیر اور کراچی کی معروف علمی شخصیت شمار ہوتے ہیں۔ ان کا شمار پاکستان کے نامور علمائے کرام میں ہوتا ہے۔

[13] ۔لاہوری، مولانا احمد علی ؒ **مخزن المرجان فی خلاصۃ القرآن**، ص 111

[14] ۔ایضا ص 128، 129

[15] ۔ایضاً، مولانا احمد علی لاہوریؒ، ص 155

[16] ۔**خلاصہ مفہوم قرآن مجید** (شعبہ دینی تعلیمات آرمی ایجوکیشن کورڈائریکٹریٹ) ص 3، طبع پنگرافکس پرائیویٹ لمیٹڈ اسلام آباد، اشاعت دوم 1988ء، بمطابق 1408ھ۔

[17] ۔خلاصہ مفہوم قرآن مجید، ناشر، پاک آرمی، ص 5

[18] ۔مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصہ مفہوم قرآن صفحہ 9 تا 25

[19] ۔مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ص 26 تا 28

[20] ۔مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصہ مفہوم قرآن، ص 30

[21] ۔مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو خلاصہ مفہوم القرآن، پاک آرمی: ص 31، 39، 43، 48، 52، 56، الخ

[22] ۔سورۃ القمر 54:54

[23] ۔سورۃ الحشر 21:59

[24] ۔قرطبی، امام ابوعبداللہ، **الجامع لاحکام القرآن**،، ج 18، ص 30

[25] ۔البخاري، محمد بن إسماعيل، **الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه**، الطبعة: الأولى، 1422ھ۔

[26] ۔سورۃ الانعام 122:6